© rasailojaraid.com

آزاد کی شخصیت اور فن کے سمجھنے میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔ علاوہ ازیں محترمہ حمیدہ سلطان نے دلّی کی آبِ کوثر سے دُھلی ہوئی زبان میں آزاد کی شخصیت سے جو تعارف کرایا ہے وہ مستقل طور پر ایک خاصہ کی چیز ہے۔ شعر و ادب کے طلباء کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

(۱) یادگارِ جگر ضخامت ۱۲۸ صفحات، قیمت دو روپیہ	از جناب محمد اسلام صاحب۔ تقطیع خورد،
(۲) نگارشاتِ جگر ضخامت ۱۱۲ صفحات قیمت دو روپیہ	کتابت و طباعت بہتر۔
(۳) جگر کے خطوط ضخامت ۲۵۵ صفحات قیمت چار روپیہ	پتہ: دانش محل امین الدولہ پارک لکھنؤ۔

فاضل مرتب جنھوں نے حال ہی میں جگر مرادآبادی اور اُن کی شاعری پر ایک تحقیقی مقالہ لکھ کر لکھنؤ یونیورسٹی سے اُردو میں پی ایچ ڈی کی ڈگری لی ہے۔ انھوں نے جگر مرحوم سے متعلق زیادہ سے زیادہ مواد جمع کرنے کی کوشش میں اِدھر اُدھر بیسیوں خطوط لکھے اور خود ہند و پاک کے بہت سے مقامات کا سفر کیا، چنانچہ اصل تحقیقی مقالہ کے علاوہ مندرجۂ بالا تینوں کتابیں بھی اسی تلاش و جستجو اور تگ و دو کا نتیجہ ہیں، ان میں سے پہلی کتاب شاعر کے اُس کلام پر مشتمل ہے جو اب تک کسی نہ کسی وجہ سے طبع نہیں ہوا، یہ پورا مجموعہ کلام کے تین ادوار پر تقسیم ہے، اور ہر دور کی جو غیر مجموعہ چیزیں ہیں خواہ وہ نظم ہوں، یا غزل، قطعہ ہو یا ایک شعر وہ سب اس دور کے ماتحت یکجا کر دی گئی ہیں۔ پھر صرف اتنا ہی نہیں بلکہ مرتب نے جابجا نہایت مفید اور معلومات افزا نوٹ اور حواشی بھی لکھے ہیں، دوسری کتاب میں جگر صاحب کی مختلف قسم کی نثری تحریریں جو بکھری پڑی تھیں ان کو یکجا کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ یہ تحریریں اگرچہ مختصر ہیں لیکن چونکہ ان میں سے اکثر و بیشتر میں کسی نہ کسی شاعر کی شخصیت اور اس کے کلام پر تبصرہ کیا گیا ہے اس بنا پر ان سے شعر و ادب کے متعلق حضرتِ جگر ایسے بلند پایہ شاعر کا نقطۂ نظر سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور فنی اور تاریخی اعتبار سے یہ دریافت بہت اہم اور وقیع ہے۔ تیسرا مجموعہ، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، جگر صاحب کے خطوط پر مشتمل ہے۔ یہ خطوط اگرچہ مختصر ہیں اور ان میں کوئی ادبی خصوصیت اور امتیاز بھی نہیں ہے لیکن ان میں متعدد باتیں ایسی ہیں جو جگر کی شخصیت کے بعض خاص خاص خدوخال کو بے نقاب یا زیادہ اجاگر کرتی ہیں، اس بناء پر فنِ تنقید کے نقطۂ نظر سے یہ خطوط بھی اپنی ایک مستقل اہمیت اور افادیت رکھتے ہیں، فاضل مرتب نے ان تینوں مجموعوں کی جمع و ترتیب میں جو محنتِ شاقہ اٹھائی اور جس قابلیت سے ان پر جگہ جگہ نوٹ لکھے ہیں وہ ایک ریسرچ سکالر

کے شایانِ شان اور لائق داد ہے، اُردو شعروادب کے طلباء اور عام باذوق اصحاب کو ان کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

© rasailojaraid.com